آخری قسط

قاضی مظہر چک والی اور سبائی ٹولہ

پختہ سبائی

ص۶۹ کے آخر میں لکھتے ہیں: "مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش نے اپنے زیر بحث مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ" صحیح بات تو یہ ہے کہ قاضی مظہر حسین صاحب پختہ سبائی ہیں اور حُبِ ابن سبا سے سخت مغلوب ہیں اس لئے وہ جلیل القدر صحابہ پر تبرے بکتے ہیں ص۲" پھر ص۲-۷۲ پر دوبارہ لکھا کہ "لیکن یہی درویش صاحب میرے متعلق لکھ رہے ہیں کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ قاضی مظہر حسین صاحب پختہ سبائی ہیں اور حُبِ ابن سبا سے مغلوب ہیں۔ اس لئے وہ جلیل القدر صحابہؓ پر تبرے بکتے ہیں" آگے لکھتے ہیں "اس خادم اہلسنت کو پختہ سبائی کہنا اس صدی کا بہت بڑا جھوٹ ہے جس کا ارتکاب ایک نقشبندی درویش قاضی محمد شمس الدین نے کیا ہے ص۷۳"

جواب: جناب جب اپنے مخالف کو لکھیں گے کہ مولوی عطاء المحسن بخاری نے انتہائی تلبیس اور بہتان تراشی سے کام لیا ہے (ص۸ رسالہ مولوی عطاء المحسن بخاری کی جاہلانہ جسارت) پھر لکھا "سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری پختہ یزیدی ہیں اور حُبِ یزید سے مغلوب ہیں (ص۱۴ رسالہ مذکورہ) تو کیا سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری کو پختہ یزیدی اور حُبِ یزید سے مغلوب لکھنا اس صدی کا سب سے بڑا سچ ہے جو آپ نے لکھا ہے؟ پھر جب آپ اپنے مخالف کو انتہائی تلبیس کرنے والا ہے بہتان تراش، پختہ سبائی۔ حُبِ یزید سے مغلوب لکھیں گے تو آپ بھی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نہیں ہیں کہ کوئی آپ سے یہ بھی نہ پوچھ سکے حضرت جی! آپ کے منہ میں کتنے دانت ہیں۔

دنیا ہے مثل گنبد جیسے یہاں کہو گے
ویسی ہی اے بزرگو خود آپ بھی سنو گے

تو پھر مخالف بھی آپ کو پختہ سبائی اور حُبِ ابن سبا میں مغلوب اور صحابہؓ پر تبرے بکنے والا لکھے گا آپ کو بھی یہ پڑھنے کے لئے تیار رہنا چاہیے، یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ کیا آپ نے ایک موضوع روایت کی آڑ لے کر قائد غزوہ ذات السلاسل حضرت عمرو بن عاص کو ان کے مقتدی اس غزوہ میں حضرت صدیق اکبر حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ جیسے تینوں عشرہ مبشرہ کے جلیل القدر اکابر صحابہؓ تھے۔

ان کے علاوہ بھی سب صحابہؓ ہی تھے) اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کو العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ گناہوں کے مرتکب یقیناً سخت نافرمانی اور حکمِ خداوندی کا خلاف کرنے والے تبرے نہیں لکھے ؟ اگر انصاف کا کچھ بھی مادہ ہو تو انصاف آپ ہی کرلیں کہ سبائی بھی تو تبرے بکتے ہیں من لا یرحم لا یرحم

عیادت نامہ کی بات

اپنا قد دکاٹھ اونچا کرنے کے لئے صفہ پر ان ہی چکوالی صاحب نے (۲) کے تحت فقیر کے عیادت نامہ کا صرف ادھورا حصہ نقل کرکے آگے مطلب کی بات کو الخ لکھ کر چھوڑ دیا ۔ جب کہ فقیر نے لکھا تھا کہ دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اپنی بساط اور استعداد کے مطابق جناب کی جو مساعی جمیلہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو آپ کا زادِ آخرت بنائے زلاّت کو معاف فرمائے ۔ پھر آگے فقیر نے یہ بھی لکھا تھا جو اصل مقصود عیادت نامہ تھا اور جس کو چکوالی صاحب نے دانستہ الخ چھوڑ کر چھوڑ دیا) کہ جناب نے خارجی فتنہ صـ۴۰۴ تا صـ۴۰۸ حصہ اول میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا خصائص بیہقی سے جو حوالہ دیا کہ حکمین خطا کریں گے یا کہ فضلاً واضلاً اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے ۔ ا (استغفر اللہ)

امام ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منکر اور موضوع ہے ۔ (۲) بیہقی خود ایرانی ہیں اور حاکم نیشاپوری کے شاگرد ہیں ۔ اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حاکم شیعہ تھے اور ابن کثیر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بیہقی کذّابین اور وضّاعین یعنی بہت بڑے جھوٹوں اور جھوٹی حدیثیں گھڑنے والوں سے حدیثیں نقل کرلیتے ہیں ۔ (۳) اور خود آپ نے بھی بشارت الدارین صـ۵۹ پر بیہقی کو غیر معتبر کتابوں میں گنایا ہے تو اگر صحت اجازت دے تو ابن کثیر صـ۲۱۵ ج ۶ اور صـ۲۸۲ ج ۷ دیکھ لیں اور اس وضوحِ حق کے بعد جناب ان عبارتوں سے رجوع فرماکر ان دونوں حکمین صحابہؓ کی روح سے معافی طلب کریں ! واللہ سبحانہٗ ولی التوفیق ؛

یہ تھا خط کا وہ حصہ جو فقیر کا مقصودِ اصلی تھا ۔ اور اسی حصہ کو چکوالی صاحب نے الخ لکھ کر چھوڑ دیا اور جو حصہ نقل کیا اس میں بھی "اپنی بساط اور استعداد" کے الفاظ موجود ہیں یعنی جتنی آپ کی علمی حیثیت اور لیاقت ہے ۔ پھر آگے یہ بھی ہے کہ اللہ آپ کی زلاّت یعنی غلطیوں کو معاف فرمائے ۔ مطلب یہ کہ تحریروں میں آپ سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں ۔ لیکن یہ حصہ چونکہ کڑوا تھا اس کو "تھو" کر گئے اور پہلے مفید مطلب میٹھے حصہ کو ہڑپ کرلیا ۔ تو یہ ہے مقیقت عیادت نامے کی ۔ اس خط کے رسیدی جواب میں لکھا کہ جواب پھر دوں گا لیکن آج گیارھواں مہینہ چل رہا ہے اور مندرجہ بالا تلخ لقمہ نگلنا بھی مشکل اگلنا بھی مشکل اس لئے جواب سے جواب ہی ہے ۔

قصہ کاپڑیا کا

ایک شیعہ یا نیم شیعہ کاپڑیا صاحب کا ایک مضمون" بعنوان خاتونِ جنت ص۸ تا ۶۷ ماہنامہ حق چاریارؓ شمارہ شعبان سنہ ۱۴۱۲ھ میں چھپا تھا فقیر نے مضمون پڑھا تو خالصۃً سبائی ذہنیت کا آئینہ دار تھا۔ فقیر کو چکوالی صاحب کے متعلق یہ شبہ تھا کہ وہ دل میں سبائیت کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اس کا ٹیسٹ ہونا چاہیئے چنانچہ کاپڑیا صاحب کے مضمون پر ایک مضمون "چند توضیحات" کے عنوان سے لکھ کر لاہور دفتر ماہنامہ حق چاریار کو بھیج دیا مقصد یہ تھا کہ یہ مضمون چکوالی صاحب کی نظر سے ضرور گذرے گا اگر انہوں نے چھاپ دیا تو فقیر کا شبہ غلط ہوگا نہ چھپا تو صحیح ہوگا اور مضمون کے آخر میں بطور مسکہ پالش چکوالی صاحب کی باریک بین عقابی نگاہ والے کچھ تعریفی جملے بھی لکھ دیئے تاکہ کسی طرح یہ مضمون چھپ جائے اور رسالہ کے کُس مُن کُسنی ناظرین کاپڑیا کے سبائی دسیسوں سے آگاہ ہو جائیں لیکن باوجود فقیر کے مسکہ لگانے کے رفضی گزیدگی کی وجہ سے صرف تعریفی جملے نقل کر لئے۔ اس مضمون میں تین روایتوں کا تذکرہ تھا۔(۱) پہلی یہ کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں، چونکہ سبائی کہتے ہیں کہ حضور کی پہلی تین بیٹیاں سیدہ خدیجہؓ کے پہلے خاوند سے ہیں سیدہ خدیجہؓ اور حضور علیہ السلام کی صرف چوتھی اکلوتی بیٹی سیدہ فاطمہؓ ہیں جو حضور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ اس لئے سبائی سیّدہ فاطمہؓ کو سب سے چھوٹی بیٹی قرار دینے پر زور لگاتے ہیں اور بعض کُس مُن کُسنی بھی بے خیالی میں اس گپ کو صحیح مان لیتے ہیں۔(۲) دوسری موضوع روایت یہ تھی کہ میدانِ قیامت میں ایک آواز آئے گی لوگو سر جھکا کر نظریں نیچی کر لو کیونکہ سیدہ فاطمہؓ اب پُل صراط سے گذرنے والی ہیں۔ چنانچہ سیّدہ فاطمہؓ ستر ہزار حوروں کے جلوس میں بجلی کی رفتار سے پُل صراط سے گذر جائیں گی۔

(۳) تیسری روایت یہ تھی کہ حدیث" فاطمة بضعة منّي کی یہ روایت ابتداءً تو حضرت علیؓ کی وجہ سے بیان کی گئی، یہی بعد میں سبائیوں نے اس کو حضرت صدیق اکبرؓ کے غصب باغ فدک اور حضرت عمر فاروقؓ سے منسوب فرضی مظالم کی مذمت کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا اور جہاں بھی موقع ملتا ہے یہ خبیث اس حدیث کی رٹ لگا کر حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور دوسرے صحابہ کو ڈنگ مار جاتے ہیں۔ اور چکوالی صاحب کا اندرونی مذاق یہ ہے کہ سبائیت کو بہر صورت تحفظ دیا جائے۔ لیکن چکوالی صاحب کو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہونے کی جب دو ٹوک پختہ روایت نہ ملی تو موصوف نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کرتے شروع کر دیئے، لیکن

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے دس گنا مزید فضائل بھی صحیح روایات سے ثابت ہوں تو ہر شخص کے سر آنکھوں پر۔ لیکن چکوالی صاحب نے آخری بیٹی ہونے کے متعلق جتنی روایات بیان کی ہیں سب میں تشتّت ہے۔ البتہ ابن کثیر کی ایک روایت کو نقل کر لیا اور فقیر کو یوں للکارا کہ " قاضی موصوف عموماً ابن کثیر کی عبارتیں استدلال میں پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ ابن کثیر کی یہ روایت کیوں قابلِ قبول نہیں ص۷۳"

جواب

فقیر نے یہ روایت اس لئے قبول نہیں کی کہ اس کے بعد اس صفحہ ص۳۰۷ ج ۵ پر ہی خود ابنِ کثیر نے تین روایتیں اور لکھی ہیں جن میں صاف تصریح موجود ہے کہ سیدہ امّ کلثوم ہی حضور علیہ السلام کی آخری اور سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ پہلی روایت سعید بن عبدالعزیز کی ہے دوسری روایت اسی صفحہ پر مصعب بن عبداللہ کی ہے اس میں گو سیدہ فاطمہؓ کو پہلی صاحبزادی لکھا ہے لیکن چوتھی اور آخری صاحبزادی یہاں بھی ام کلثوم کو ہی لکھا ہے۔ تیسری روایت لہیعہ (ل۔ ہ۔ ی۔ ع۔ ہ) کی ہے اس میں بھی آخری صاحبزادی ام کلثوم کو ہی لکھا ہے۔ اب فقیر بھی کہتا ہے " چکوالی صاحب کو ابن کثیر کی یہ تین روایتیں کیوں قابلِ قبول نہیں "۔

چونکہ ابن کثیر نے متعدد متشتت روایات لکھ دی ہیں اور خود چکوالی صاحب کی روایات میں بھی تشتت موجود ہے۔ چنانچہ ص۷۵ سطر اول پر چکوالی صاحب لکھتے ہیں " اور ایک قول سے ام کلثوم رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی تھیں۔ مدارج النبوت جلد دوم ص۵۵۷" پھر اسی ص۷۵ کی سطر۱۶ پر لکھتے ہیں " تو بعض اقوال حضرت رقیہ یا حضرت ام کلثوم کی چھوٹی صاحبزادی ہونے کے بارے میں بھی ہیں الخ " تو ان روایات سے بھی تشتت ہی ثابت ہوا۔ اور دو ٹوک بات صرف امام ابن حزم نے " جمہرۃ انساب العرب " میں لکھی ہے کہ سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہی حضور علیہ السلام کی آخری بیٹی ہیں۔ اس لئے فقیر نے اس کو زیادہ صحیح سمجھا دوسرے یہ کہ اس سے سبائیوں کے زعمِ فاسد کی بھی تردید ہوتی ہے کہ سیدہ فاطمہ ہی آخری اور اکلوتی بیٹی ہیں۔ رضی اللہ عنہا۔

افضلیّت حضرت فاطمہؓ

ص۷۵ پر اس لفظی عنوان سے جناب چکوالی صاحب نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اپنی دوسری بہنوں پر افضلیت ثابت کرنے کے لئے خاصی طول نویسی کی ہے اور اگر کسی صحیح اور واضح روایت سے حضرت سیدہ کی افضلیت ثابت ہو تو ہر شخص کے سر آنکھوں پر لیکن موصوف کوئی ایسی روایت پیش نہیں کر سکے جس میں حضور علیہ السلام نے

صراحۃً فرمایا ہو کہ "فَاطِمَۃُ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ" - کہ فاطمہ میری بیٹیوں میں سب سے افضل بیٹی ہیں جب کہ فقیر کے پاس یہ روایت موجود ہے کہ زَیْنَبُ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُک ۲۲۱ ج ۲ - یعنی زینب رضی میری بیٹیوں میں سے سب سے افضل بیٹی ہے کہ اس کو میری وجہ سے مصیبتیں پہنچی ہیں اور ان مصیبتوں کی وجہ سے ہی صحابہ کرام حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو شہیدہ فی سبیل اللہ سمجھتے ہیں تھے اور صاحب مشکوٰۃ نے الاکمال فی اسماء الرجال ذکر امامہ رضی میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام ان سیدہ امامہ رضی بنت سیدہ زینب رضی وابوالعاص رضی عبشمی کو جماعت کی فرض نماز میں اٹھائے رکھتے تھے جب سجدہ میں جاتے تو اس امامہ کو زمین پر بٹھا دیتے پھر اٹھا لیتے سبحان اللہ! کیا شان تھی سیدہ امامہ بنت سیدہ زینب کی اور یہ ایک بے مثال سلوک تھا جو کسی دوسری نواسی سے نہ تھا۔

ایک علمی افادہ

سبائیوں کو یہ کب گوارہ ہو سکتا ہے کہ سیدہ زینب کو حضور علیہ السلام اپنی سب سے افضل بیٹی فرمائیں اور صحابہ ان کو شہیدہ فی سبیل اللہ سمجھیں تو اس روایت کے توڑ کے لئے سبائیوں نے بھی ہو بہو ایک ایسی ہی روایت گھڑ دکھائی کہ حضرت صدیق اکبر کی بیعت کے موقع پر حضرت عمر رضی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ اکھاڑ کر سیدہ فاطمہ کو دے مارا جس سے سیدہ فاطمہ کی ایک پسلی بھی ٹوٹ گئی اور سیدہ فاطمہ کے پیٹ میں جو حمل تھا اس کا بھی اسقاط ہو گیا۔ اس حمل کا اس کی ولادت سے پہلے حضور علیہ السلام نے محسن نام رکھا تھا اس روز سے حضرت عمر رضی محسن کش مشہور کیئے گئے اور اس ضرب شدید کی وجہ سے سیدہ فاطمہ رضی بیمار رہ کر شہید فی سبیل اللہ ہو گئیں۔ بحوالہ احتجاج طبرسی ص ۱۲۴ ج اول، حق الیقین ملا باقر مجلسی ص ۱۰۲ - بحوالہ کشف الحقائق مولانا نور الحسن شاہ صاحب بخاری ملتانی رح

مومنین اہل سنت والجماعت کیلئے ایک عظیم علمی تحفہ

نمازِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں

• مسائل قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ رضی سے مدلل۔

• پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز کی واضح تصویر

• مستند ماٰخذ، علمی سرمایہ، عام فہم اندازِ بیان"

• دلکش ترتیب۔

• اُردو خواں حضرات کیلئے مدنی تحفہ جس کی افادیت مسلّمہ ہے۔

• امام ابوحنیفہ رح کی علمی عظمت، فلسفیانہ اندازِ استدلال اور سنت سے والہانہ وابستگی کی ایک جھلک۔

تالیف: الشیخ محمد الیاس فیصل - مدینہ منورہ

تقدیم: الشیخ محمد شفیق اسعد

ہر اچھے بک سٹال سے یا براہ راست ہم سے طلب کریں

سُنّی پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۷۶۶ لاہور

قیمت ۵۱/۰۰ روپے